Notification No: COE/Ph.D./(Notification)575/2025
Notification Date:28/02/2025

Name of Scholar: **Syed Mohd Shabeeb Husaini**

Name of The Supervisor**: Prof.Abdul Halim**

Name of the Department/Centre: **Persian/Faculty of Humanities and Languages.**

Topic of Research: **Awadh Men Farsi Aur Urdu Marsiya Negari Ka Taqabuli Motalea**

Abstract/چکیدہ

کلیدی کلمات:۔ فارسی ، اردو ، مرثیہ ، شخصی یا عام ، حسینی یا خاص، ھندوستان ، اودھ، مرثیہ نگاری ، قطب شاہی ، سلاطین اودھ، تقابلی مطالعہ۔

ہماری اس تحقیق (ریسرچ) کا عنوان ہندوستانی ادب اور فارسی وارد و مرثیہ نگاری کے متعلق ہے مگر مرکزیت شمالی ہندوستان کے علاقے اودھ (موجودہ اتر پردیش کے اکثر و بیشتر علاقے) کو حاصل ہے جس میں ہم اودھ کی جغرافیائی، سیاسی اور سماجی حالت کا جائزہ لینے کے بعد ہندوستان کی سر زمین پر فارسی مرثیہ نگاری کی ابتدا و نشو نما کا جائزہ لے رہے ہیں اور پھر اودھ میں فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں کی جانے والی شخصی اور حسینی مرثیہ نگاری کا تقابلی جائزہ لے رہے ہیں۔

مذکورہ مطالب کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل موارد کو خلاصہ تحقیق کے عنوان سے پیش کر سکتے ہیں :

الف : ۔ہندوستان کی سر زمین پر فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شخصی اور حسینی دونوں قسم کے مرثیے کہے گئے اور اس وسیع سر زمین کے جس جس علاقے میں فارسی زبان و ادب کو فروغ ملا وہاں وہاں دیگر اصناف سخن کی طرح فارسی مرثیہ نگاری بھی عمل میں آئی۔

ب :۔ مرثیہ نگاری اور وہ بھی حسینی مرثیہ نگاری کے لحاظ سے جنوبی ہندوستان کی قطب شاہی حکومت کی طرح شمالی ہندوستان کے اودھ نامی علاقے میں سلاطین اودھ کی حکومت پہلے فیض آباد اور پھر لکھنو کی مرکزیت کے ساتھ نمایاں حیثیت کی حامل رہی ہے۔

ج:۔اودھ میں فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں رثائی ادب پر کام ہوا ہے اور جہاں ایک طرف فارسی میں شیخ علی حزین، مرزا غالب اور مرزا دبیر جیسی شخصیات نے مرثیہ حسینی ترکیب بند اور اردو مرثیہ نگاری میں رائج مسدس مرثیوں سے مشابہ طرز پر رضائی تخلیق پیش کی ہے تو وہیں اردو مرثیہ نگاروں نے شروع شروع میں محتشم کاشانی جیسے مرثیہ گو شعراء کی رثائی تخلیق میں تقلید کی مگر پھر اپنا نہج خود اختیار کیا اور کچھ اس طرح اس صنف سخن کو عروج بخشا کہ اودھ کی سر زمین صنف مرثیہ نگاری میں ممتاز حیثیت کی حامل بن گئی۔

د:۔ اودھ سے مستقیم یا غیر مستقیم طور پر تعلق رکھنے والے یا اودھ کے رثائی ادب کے تحت تاثیر قرار پانے والے تقریبا سبھی بڑے اور نامی گرامی شعراء (جیسے میر تقی میر ، مرزا غالب ، علامہ اقبال ، وغیرہ) نے شخصی اور حسینی مرثیے لکھے ہیں۔

ھ:۔یوں تو مرثیہ نگاری کی تاریخ میں آزری اسفرائینی، حیدر تو تیائی، قلی قطب شاہ، محمد قطب شاہ، شیخ علی حزیں لاہجی، میر ضمیر، میر خلیق، میر فصیح، میر مونس، میر تقی میر، مرزا غالب، جوش ملیح آبادی، جمیل مظہری، چھنولال دلگیر، راجہ الفت رائے، راجہ دھنپت رائے اور مفتی ضیاء جیسے کئی ایک درخشاں ستارے افق ہند پر نمایاں ہوئے مگر اس سلسلے میں اودھ کی سر زمین سے ابھرنے والے دو اہم ترین نام رہے میر انیس اور مرزا دبیر کے جنھوں نے صنف مرثیہ نگاری (اعم از فارسی و اردو) کو بام عروج تک پہونچایا۔

آج مرثیہ نگاری کی تاریخ کہیں بھی لکھی جائے انیس و دبیر کے تذکرے کے بغیر ادھوری اور ناقص کہلائے گی۔

و:۔ ھندوستان میں صنف مرثیہ نگاری نے خصوصاً اردو ادب کے باب میں جدید طرز نگارش اور فنون ادب کا اضافہ کیا مثلاً فارسی میں جس طرح شاہنامہ اور سکندر نامہ میں رزمیہ شاعری ملتی تھی اُس طرز نگارش کا اضافہ اردو ادب میں میر انیس کی مرثیہ نگاری کے ذریعہ ہوا، انیس سے پہلے اردو میں رزمیہ کا باقاعدہ ثبوت نہیں ملتا، اس رخ سے اور اس جیسی بعض دیگر جہتوں سے مرثیہ نے اردو ادب کو غنی بنایا ہے۔